بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ [الاحزاب: ۴۰]

محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں (کے سلسلے) کو ختم کرنے والے ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

اَسْفَلُ السَّافِلِیْن

مرزا غلام احمد قادیانی ختم نبوت کا ہی نہیں
بلکہ توحید باری تعالیٰ کا بھی مُنکر تھا

رابطہ کے لیے

محمد حنیف

توحید ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مسجد توحید، آر جی ریلوے کالونی، توحید روڈ، کیماڑی، کراچی-75620

پوسٹ بکس: 7028 فون: 021-32850510 فیکس: 021-32854484

ای میل: E-mail: hablullah@emanekhalis.com

ویب: web:www. emanekhalis.com, www.therealislam.net

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾[التین:۴،۵]

''یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا، پھر اس کو سب نیچوں سے نیچے درجے کی طرف پھیر دیا''۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین طریقے سے پیدا کیا، نہایت عمدہ شکل وصورت اور پیکر عطا فرمایا اور اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا۔ اس کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دی، عقل ودانش عطا کی، صحیح وغلط، حق و باطل اور اچھے بُرے میں تمیز کرنے کی بھی صلاحیت دی۔ اولادِ آدم کے لیے منصوبۂ الٰہی خلافتِ ارضی عطا کرنے کا تھا اس لیے اس کو امتحان سے گزارنا ضروری تھا چنانچہ اس کو فکر وعمل کی آزادی دی گئی۔ حق و باطل دونوں راستے دکھا کر اس کو اختیار دیا گیا کہ اللہ کی دی ہوئی سوجھ بوجھ استعمال کرے اور پورے شعور کے ساتھ اپنے لیے راہ عمل منتخب کرلے۔ اسی پر اس کے انجام کا دارومدار رکھا گیا۔ مقصد امتحاں کے تحت شیطان کو مہلت تو دی گئی کہ وہ وسوسہ اندازی کر کے انسان کو ورغلانے کی کوشش کرے اور اللہ کی نافرمانی وسرکشی پر اُکسائے، اس کے ساتھ ساتھ ہر دور میں شیطانی ترغیبات اور وسوسہ اندازی کے مقابلے میں انبیاء علیہم السلام کو انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لیے مبعوث کیا جاتا رہا، یہاں تک کہ آخری رسول محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر دینِ حق کو قرآن وحدیث کی شکل میں قیامت تک کے لیے محفوظ کر دیا گیا۔

ہر نبی نے اپنی قوم کو صحیح راستہ بتایا، الٰہِ واحد کی بندگی کی دعوت دی، اعمال صالحہ کی ترغیب دی اور برائیوں سے باز رہنے کی تلقین کی۔ ان کو بدانجامی سے ڈرایا اور اللہ کے عذاب کا خوف دلایا۔ اب جن سمجھ دار لوگوں نے اپنے نبی کی بات کو غور سے سنا اور اللہ کی دی ہوئی عقل کو استعمال کر کے دعوتِ حق کو قبول کیا تو وہ راہ راست پا گئے اور دین اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر اللہ کی توفیق سے وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے ہی زندگی گزارتے رہے اور تقویٰ کی صفات سے متّصف یہ خوش نصیب لوگ احسن تقویم ہی پر زندگی گزارنے کے بعد اپنے ربّ سے مُلاقی ہوتے ہوئے جنت کی لازوال

نعمتوں میں ہمیشہ کے لیے داخل کردیے جائینگے۔ اعلیٰ اوصاف کے حامل یہ لوگ خلافتِ ارضی کے اہل تھے اوران کا معاشرہ بھی امن وسکون اورعدل وانصاف کے اُصولوں پر قائم تھا۔خیر القرون کا دور صحیح معنوں میں اس کا بہترین نمونہ تھا جبکہ انسانی تاریخ کا ایک روشن باب رقم ہوا۔

اس کے برعکس خواہش نفس کے بندے دنیا دار نے چندروزہ زندگی کی دلفریبی ورنگینی میں غرق ہوکر آخرت فراموشی کی روش اختیار کی، اپنے دشمن شیطان لعین کی پیروی کرتے ہوئے دعوتِ حق کا انکار کیا اور نبی کی مخالفت کی اور کفر وشرک پر جمے رہنے کو ہی ترجیح دی۔ پھر وہ دوسروں کو بھی ورغلانے لگا اور اپنی سرکشی کی روش کو ہی درست قرار دینے لگا[ابراہیم: ۳، یونس: ۷، ۸]۔ ایسے بدبختوں کو اُسی راستے پر ڈھیل دی جاتی ہے اور گمراہی میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ خباثت میں گرتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ ہر قسم کی گراوٹ، حرص وطمع، لالچ وخودغرضی، بغض وعداوت، فتنہ وفساد میں تمام مخلوقات سے نیچے گر جاتے ہیں، اور اَسۡفَلُ السَّافِلِیۡن ہوکر رہ جاتے ہیں! اس آخری اُمت میں بھی ایسے قساوت قلبی کے شکار احبار ورہبان اوران طاغوتوں کے پرستاروں کی طویل فہرست ہے جن کے چشم کشا واقعات وملفوظات پر مشتمل کتابوں سے کتب خانے بھرے ہوئے ہیں۔

انہوں نے مکشوفات والہامات اورکرامات کی شکل میں بے شمار خلافِ قرآن عقائد اُمت میں پھیلا دیے۔ ان کے بزرگ، علم غیب رکھنے، متصرف فی الامور ہونے اورموت وحیات پر قادر ہونے کے دعوے دار تھے، نعوذ باللّٰہ من ذالك! ایسے ہی ایک صوفی منش، مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی ''مکشوفات والہامات'' کی سیڑھی پر چڑھ کر جاہل انسانوں کے ایک گروہ ''جماعت احمدیہ'' کے بانی وامام ہونے کا اعزاز حاصل کرلیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو اکثر لوگ عقیدۂ ختم نبوت کے منکر کے طور پر جانتے ہیں لیکن یہ بدقسمت شخص صرف اسی عقیدے کا ہی منکر نہیں بلکہ توحید باری تعالیٰ کا بھی منکر تھا۔

اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرنے اورموت دینے پر قادر ہے۔ اس کی اس صفت میں کوئی اس کا شریک نہیں:

اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُكُمۡ ثُمَّ یُحۡیِیۡكُمۡ ؕ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ یَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِكُمۡ

مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○[الروم:۴۰]

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں موت دیتا ہے پھر تمہیں (قیامت کے دن) زندہ کرے گا۔ بتاؤ تمہارے شریکوں میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ پاک اور برتر ہے ہر اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں''۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○[التوبة:۱۱۶]

''یقیناً اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے، اور نہیں ہے تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست (کارساز) اور نہ کوئی مددگار''۔

مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی ان صفات میں اس کے بے مثال ہونے کا انکار کرتے ہوئے خود بھی زندہ کرنے اور موت دینے پر قادر ہونے کا دعویٰ کیا۔ ساتھ ہی اللہ رب العزت پر یہ جھوٹ بھی گھڑ لیا کہ اسے یہ قدرت اللہ ہی نے عطا کی ہے۔ نعوذ باللہ، وہ لکھتا ہے:

''واعطیت صفة الافناء والاحیاء من ربّ الفعّال''

''مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملی ہے''

(خطبہ الہامیہ، صفحہ ۵۵، ۵۶)

صرف اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اور مٹی سے انسان کی تخلیق فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○[الانعام:۱ تا ۳]

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں کو اور نور کو بنایا پھر بھی کافر لوگ (دوسروں کو) اپنے رب کے برابر قرار دیتے ہیں۔ وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر موت آنے کا ایک وقت معیّن

کیا اور ایک (دوسرا) معین وقت (قیامِ قیامت) خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے، پھر بھی تم شک کرتے ہو۔ اور وہ اللہ ہی (معبود برحق) ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ وہ تمھارے پوشیدہ (احوال) کو اور تمھارے ظاہر کو بھی جانتا ہے اور تم جو کچھ عمل کرتے ہو اسکو جانتا ہے''۔

اس کے برعکس اپنی جان کے دشمن مرزا قادیانی کے دعوے ہیں کہ زمین و آسمان کا موجد اور مٹی سے انسانوں کی پیدائش کرنے والی ذات وہ خود ہے۔ اپنے جھوٹ کے پلندے سے جھوٹے الہام اور جھوٹے کشف نکال کر کہتا ہے:

''ورایتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو''

''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، مجھے یقین ہو گیا کہ بے شک میں وہی ہوں''۔

(آئینہ کمالات اسلام، صفحہ ۵۶۴، مطبع ریاض ھند، قادیان)

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کر لیا کہ وہی ہوں... میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل اس میں محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی قدرت اور قوت مجھ میں جوش مارتی اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔ حضرت عزت کے خیمے میرے دل کے چاروں طرف لگائے گئے اور سلطان جبروت نے میرے دل کو پیس ڈالا۔ سو نہ تو میں ہی رہا اور نہ میری کوئی تمنا ہی باقی رہی۔ میری اپنی عمارت گر گئی اور ربّ العالمین کی عمارت نظر آنے لگی اور الوہیت بڑے زور کے ساتھ مجھ پر غالب ہوئی... الوہیت میری رگوں اور پٹھوں میں سرایت کر گئی... اور میں اس وقت یقین کرتا تھا کہ میرے اعضا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اعضا ہیں... خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت اور سکون سب اسی کا ہو گیا۔ اور اس حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: ''اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ'' پھر میں نے کہا: ہم اب انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کریں گے۔ پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا أردتُ أن أستخلف فخلقتُ آدم. انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔

(کتاب البریہ: صفحہ ۸۵ تا ۸۷، مطبع ضیاء الاسلام، قادیان)

مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ کی ذات کے شرک میں بھی اپنا حصہ ڈالا ہے۔ چنانچہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کو عورت یعنی ماں اور خود کو اس کے دودھ پیتے بچے کے مثل قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ ۱۲۷)

ایک اور جگہ اپنا شیطانی الہام لکھتا ہے:

''انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی. انت منی بمنزلة عرشی. انت منی بمنزلة ولدی''

تو مجھ سے میری توحید وتفرید کی طرح ہے۔ تو مجھ سے میرے عرش کی طرح ہے۔ تو مجھ سے میرے بیٹے کی طرح ہے۔

(تذکرہ: وحی مقدس ورؤیا وکشوف، صفحہ: ۴۴۲)

اللہ کی پناہ! اللہ تعالیٰ نے ایسے دعووں پر شدید غصے کا اظہار فرمایا ہے اور انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو گالی دینے کے مترادف قرار دیا ہے:

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ؕ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۙ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؕ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ؕ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ؕ وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝

[مریم:۸۸تا۹۵]

''ان کا قول ہے کہ اللہ رحمٰن نے اولاد اختیار کی ہے۔ یقیناً تم بہت بھاری چیز (زبان پر) لائے ہو۔ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں کہ وہ رحمٰن کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے۔ رحمٰن کی شان کے لائق نہیں کہ وہ اولاد رکھے۔ آسمان وزمین میں جو بھی ہیں سب کے سب اللہ کے غلام بن کر ہی آنے والے ہیں۔ ان سب کو گھیر رکھا ہے اور سب کو پوری طرح گن بھی رکھا ہے۔ یہ سارے کے سارے قیامت کے دن اکیلے اس کے پاس حاضر ہونے والے ہیں۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَ

مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ [الانبیاء:۲۶تا۲۹]

''وہ (مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ رحمٰن اولا د والا ہے۔ (غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے، بلکہ وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کار بند ہیں۔ وہ (اللہ) ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ (فرشتے) کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بھی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں، ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ [النسآء:۱۷۲]

''مسیح (عیسٰی علیہ السلام) کو اللہ کا بندہ ہونے میں کوئی ننگ وعار ہرگز ہو ہی نہیں سکتا اور نہ مقرب فرشتوں کو، اس کی بندگی سے جو بھی ننگ وعار کرے اور تکبر وانکار کرے، اللہ تعالیٰ ان سب کو اکٹھا اپنی طرف جمع کرے گا''۔

حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ وَكَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ذٰلِكَ أَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ، فَقَوْلُهُ: اِتَّخَذَ اللهُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ، وَأَمَّا تَكْذِيْبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيْدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ''۔

{صحیح بخاری: کتاب تفسیر القرآن۔ سورہ قل ھو اللہ احد}

''ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ اسے یہ زیب نہیں دیتا۔ اور ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ بھی اسے زیب نہیں دیتا۔ مجھے اس کا گالی دینا یہ ہے کہ یہ کہتا ہے: اللہ نے اولاد اختیار کی، جبکہ میں تو احد (اکیلا)، صمد (بے نیاز) ہوں، جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا، اور میرا ہمسر بھی کوئی نہیں۔ اور اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے وہ مجھے دوبارہ اس طرح زندہ نہیں کرے گا جیسے پہلے پیدا کیا تھا، حالانکہ دوبارہ تخلیق کرنا پہلی بار پیدا کرنے سے مشکل تو نہیں''۔

ہر طرح کا شرک چاہے وہ ذات کا شرک ہو، تخلیق کائنات کا دعویٰ ہو یا اُلوہیت کا، شرک عظیم ہے، اس کے مرتکب پر جنت حرام ہے اور ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے مخلوق اور شرک کو ظلم عظیم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ...[التوبہ:۲۸]

''اے ایمان والو! مشرکین نجس اور پلید ہیں''۔

وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ○ [لقمان:۱۳]

''اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ: میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ یقیناً شرک ظلم عظیم ہے''۔

... اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○

[المائدۃ:۷۲]

''جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں''۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ○ [النساء:۴۸]

''اللہ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرتا، اس کے سوا دوسرے گناہوں کو وہ جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اُس نے بہت بڑا بہتان باندھا''۔

اللہ تعالیٰ کے ان فرامین کی بنا پر تو مرزا قادیانی کو ایک پاک انسان قرار دینا بھی جائز نہیں چہ جائیکہ اسے نبی مانا جائے لیکن حیرت ہے اس کے اندھے مقلدین پر کہ پھر بھی اس شخص کو نبی مانتے ہیں!

اللہ کے سچے رسول محمد ﷺ نے فرمایا:

''اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِيْمَانِ''

{صحیح مسلم: کتاب الایمان، باب: بیان عدد شعب الایمان}

''ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے''

لیکن جب انسان پر حیا کی چادر کا کوئی ٹکڑا بھی باقی نہیں رہتا تو پھر وہ جو بھی جھوٹا دعویٰ چاہے، کرسکتا ہے۔

رسول ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى: اِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

{صحيح بخاري: كتاب الأدب، باب: إذا لم تستح فاصنع ما شئت}

''بلاشبہ قدیم کلام نبوت میں سے جو کچھ لوگوں نے حاصل کیا اس میں یہ بھی ہے کہ ''جب تو حیا نہیں کرتا تو جو چاہتا ہے کر گزر''۔

مرزا قادیانی کے پاس بھی جب حیا کا ذرّہ باقی نہ رہا تو وہ اپنے ربّ کے سامنے زبان درازی پر اُتر آیا۔ وہ اپنی حیثیت کو بھول گیا کہ وہ خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے۔ اپنے رب کے سامنے اس قدر زبان دراز تو مشرکین مکہ بھی نہ تھے۔ اگر مرزا قادیانی اُس دور میں ہوتا اور پھر مشرکین مکہ کے سامنے یہ دعوے کرتا تو شاید وہ اس کی درگت ہی بنا ڈالتے۔

اب جبکہ مرزا قادیانی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا کوئی وقار نہ تھا اور سب سے اہم، بنیادی اور عظیم عقیدے، عقیدۂ توحید کا انکار کرنا بھی اس کے لیے آسان ہو گیا تھا تو دیگر اسلامی عقائد کا انکار بھی اس کے لیے کوئی مسئلہ نہ رہا۔ چنانچہ اس نے صرف عقیدۂ ختم نبوت ہی نہیں بلکہ ہر مقدس نظریے پر حملہ کر کے اللہ تعالیٰ کا باغی بندہ ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کی چند مثالیں دیکھنے سے پہلے عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ○

[الاحزاب: ۴۰]

''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں (کے سلسلے) کو ختم کرنے والے ہیں، اور

اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے''۔

رسول ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّامَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَہٗ وَیَقُوْلُوْنَ، ھَلَّاوُضِعَتْ ھٰذِہِ اللَّبِنَۃُ؟قَالَ فَاَنَااللَّبِنَۃُ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ {صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین }

''بے شک میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا،اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی۔آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا سلسلہ نبوت ختم کرنے والا ہوں''۔

اور فرمایا:

کَانَتْ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ، کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَاِنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ ، وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ، قَالُوْا:فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: اَوْفُوْا بِبَیْعَۃِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ،اَعْطُوْھُمْ حَقَّھُمْ ، فَاِنَّ اللّٰہَ سَائِلُھُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاھُمْ {صحیح بخاری:کتاب احادیث الانبیاء، باب ،ذکر عن بنی اسرائیل}۔

''بنی اسرائیل کی رہنمائی ان کے انبیاء کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا''۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ان فرامین سے بالکل واضح ہے کہ محمد ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی کسی بھی حیثیت میں نہیں آئے گا۔اس کے خلاف عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا احادیث میں ذکر ہے لیکن ان کی یہ آمد نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ عادل حکمران کی حیثیت سے ہوگی۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ...

{صحیح بخاری: کتاب الانبیاء،باب: نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام}۔

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے،عنقریب تمہارے مابین عیسیٰ بن مریم حاکم وعادل بن کر نزول فرمائیں گے،صلیب توڑیں گے،خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم کریں گے،اور مال کی اتنی فراوانی ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا''۔

مرزا قادیانی نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ان سب فرامین کا مذاق اڑاتے ہوئے صرف ایک نبی نہیں بلکہ انبیاء ہونے کا دعویٰ کیا۔ایک جھوٹے یعنی خود پر القا کیے ہوئے الہام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''مریم سے مریم اُم عیسیٰ مراد نہیں اور نہ آدم سے آدم ابوالبشر مراد ہے اور نہ احمد سے اس جگہ حضرت خاتم الانبیاء مراد ہیں،اور ایسا ہی ان الہامات کے تمام مقامات میں کہ جو موسیٰ اور عیسیٰ اور داؤد وغیرہ نام بیان کیے گئے ہیں،ان ناموں سے بھی وہ انبیاء مراد نہیں ہے بلکہ ہر ایک جگہ یہی عاجز مراد ہے''۔

(مکتوبات احمدیہ۔جلداول۔صفحہ:۸۲ تا ۸۳،بحوالہ: تذکرہ،وحی مقدس ورؤیا وکشوف،صفحہ:۵۵،۵۶،طبع چہارم۔مطبع ضیاءالاسلام پریس،ربوہ،پاکستان)

''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔میں آدم ہوں،میں شیث ہوں،میں نوح ہوں،میں ابراہیم ہوں،میں اسحٰق ہوں،میں اسمٰعیل ہوں،میں یعقوب ہوں،میں یوسف ہوں،میں موسیٰ ہوں،میں داؤد ہوں،میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمدؐ اور احمدؐ ہوں''۔(حقیقت الوحی،حاشیہ،صفحہ:۷۳)

ثابت یہی ہوا کہ اُلوہیت کے جھوٹے دعوے کرنے والے شخص کے لیے اس سے کم تر جھوٹے دعوے کرنا بھی ہرگز مشکل نہیں۔

قارئین!ایک مرد کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ہی پیٹ سے پیدا ہوا ہے...یقیناً یہ جملہ پڑھ کر آپ کا خون

کھول اٹھا ہوگا۔آپ اس بات کو نہایت بدترین ،لغو ، بیہودہ اور واہیات قرار دے رہے ہوں گے اور شاید آپ اس تحریر کو مزید نہ پڑھنا چاہتے ہوں لیکن ٹھہریے! اسے ضرور پڑھیے تاکہ آپ جان لیں کہ جب انسان اپنے ربّ کی نافرمانی کے راستے کو پسند کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرمان؛ ''ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ'' کے مصداق، اسے بدترین پستی کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ اپنے پیٹ سے پیدا ہونے کا دعویدار شخص یہی مرزا قادیانی ہے۔وہ لکھتا ہے:

''....اس لیے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو(۲) برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اُس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا''۔(کشتی نوح۔صفحہ ۵۰ مطبع ضیاءالاسلام،قادیان)

مرزا قادیانی ''اپنے دردِزہ'' کو بیان کرتا ہے کہ:

''خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلة قالت یالیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیا منسیا یعنی پھر مریم کو جو مراد اِس عاجز سے ہے دردِزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا''۔(کشتی نوح صفحہ ۵۱)

یہ شرمناک دعوے کرنے سے پہلے مرزا قادیانی نے اس بات کا لحاظ بھی نہ رکھا کہ خود اسی نے اپنے والد کا نام غلام مرتضیٰ بتایا ہے اور (اس کے بیٹے مرزا بشیر کے بقول) اس کی والدہ کا نام (مریم نہیں) بلکہ چراغ بی بی تھا۔

(ملاحظہ کریں: کتاب البریہ، حاشیہ صفحہ ۱۴۴ مطبع ضیاءالاسلام، قادیان/سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ ۸ روایت نمبر ۱۰۔از مرزا بشیر)

قارئین دیکھا آپ نے ! شرک کی گندگی میں لت پت انسان سے کوئی بھی دیگر جھوٹ کہہ دینا بعید نہیں۔

مرزا قادیانی جھوٹ گھڑنے کی ایک حیرت انگیز مشین تھا۔اس سے جس قدر جھوٹ کی پیداوار ہوئی ہے

اس کی مثال فرعون کے زمانے میں بھی نہ ملے گی۔ اس کی تحریک کا واضح مقصد یہ نظر آتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین کا شدید منکر گروہ تیار کیا جائے جسے ان فرامین کا انکار کرنے میں ذرا سی بھی جھجھک یا شرم محسوس نہ ہو۔ قارئین یہ نہ سمجھیں کہ مرزا جھوٹ کی قباحت سے ناآشنا تھا کیونکہ وہ لکھتا ہے:

''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے''۔ (حقیقت الوحی۔ صفحہ ۲۰۶)

''ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے کہ خدا اس کی حمایت کرے''۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۱۲۶)

لٰہذا مرزا کی بدقسمتی تھی کہ وہ جان بوجھ کر اس بدترین کام یعنی جھوٹ گھڑنے اور پھیلانے کا کام کر کے پھر بغیر توبہ کیے دنیا سے رخصت ہو گیا۔

مرزا نے علی رضی اللہ عنہ ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ وہ اہلِ تشیع کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے:

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو'' (ملفوظات، حصہ اوّل، ایڈیشن، ۱۹۸۸ء، صفحہ ۴۰۰، مطبع ضیاء الاسلام ربوہ)

بیک وقت اِلٰہ کا مثل اور فرشتہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند''۔

(اربعین، حاشیہ، صفحہ ۱۷)

بیت اللہ ہونے کا دعویٰ:

''خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے''۔ (تذکرہ، وحی مقدس۔۔۔صفحہ ۲۸)

قرآن جیسا ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی اپنا جھوٹا الہام بیان کرتا ہے کہ:

''ما انا الاّ کالقرآن ۔۔۔ میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔۔۔''۔ (تذکرہ۔ صفحہ ۵۷۰)

نوح علیہ السلام ہونے کا دعویٰ ایک اور انداز سے:

اسی طرح براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے اور میری نسبت فرمایا ہے۔''وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ''یعنی میری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا اور ظالموں کی شفاعت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کر کہ میں ان کو غرق کروں گا۔ (براہین احمدیہ۔حصہ پنجم۔صفحہ ۸۶)

جھوٹ پر جھوٹ کہنے کی ایک اور مثال:

''مگر جس وقت حضرت مسیح کا بدن صلیب کی کیلوں سے توڑا گیا اس زخم اور شکست کے لیے تو خدا نے مرہم عیسیٰ طیار* کر دی تھی جس سے چند ہفتوں ہی میں حضرت عیسیٰ شفا پا کر اس ظالم ملک سے ہجرت کر کے کشمیر جنت نظیر کی طرف چلے آئے ...اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح حکم ہو کر آئے گا اور وہ اسلام کے تمام فرقوں پر حاکم عام ہوگا جس کا ترجمہ انگریزی میں گورنر جنرل ہے... سوان حدیثوں سے صریح اور کھلے طور پر انگریزی حکومت کی تعریف ثابت ہوتی ہے کیونکہ وہ مسیح اسی سلطنت کے ماتحت پیدا ہوا ہے''۔ (تریاق القلوب۔صفحہ ۱۶،۱۷)

ایک ہی سانس میں کئی جھوٹ:

''جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انھوں نے ان فقرات کو پڑھا انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انھوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہ الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ واقع طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ اور قادیان'' (ازالہ اوہام صفحہ ۷۶،۷۷)۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا...۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۸۵)۔

---

* نوٹ: درج بالا قول میں ان کے لکھے ہوئے لفظ طیار سے غالباً تیار مراد ہے۔

''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے، اسے چاہیے کہ ابو ہریرہ کے قول کو ردی متاع کی طرح پھینک دے''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۶۱۰ مندرجہ روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۴۱)۔

مرزا قادیانی نے اسی طرح اپنی کتابوں اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۸ اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۴ پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اپنے خبث باطن کا اظہار کیا ہے نعوذ باللہ من ذالك۔

یہ مرزا قادیانی کی ہزاروں خرافات میں سے چند مثالیں تھیں۔ اس بد بخت کی بہت سی خرافات کو تو نقل ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے اپنی کتابوں میں، نعوذ باللہ، اللہ کے برگزیدہ و پاکباز نبی عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرتے ہوئے انہیں شرابی، بدکار، بدکاری کی تعلیم دینے والا، بدزبانی کرنے والا، جھوٹ بولنے والا، گالیاں دینے والا، علمی خیانت کا ارتکاب کرنے والا اور ذہنی مریض قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ کریں: انجام آتھم، صفحہ ۵، ۶، ۷، کشتی نوح، حاشیہ، صفحہ ۷۳ نسیم دعوت، صفحہ ۶۹ نور القرآن صفحہ ۴۲)

دراصل یہ ساری خرابیاں مرزا قادیانی میں ہی موجود تھیں۔ ان خرابیوں کے ثبوت اللہ تعالیٰ نے خود اس کے اور اس کے پیروکاروں کے ہاتھوں تحاریر کی شکل میں ظاہر فرمائے ہیں۔ مرزا قادیانی کو اپنا آپ مثلِ عیسیٰ کے طور پر منوانا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پاکبازی ثابت کرنے والی آیات بدکردار مرزا قادیانی کو مثلِ عیسیٰ منوانے میں رکاوٹ تھیں لہٰذا اس کی شیطانی سوچ نے اس کا یہ حل نکالا کہ جھوٹے الزامات اور مکاشفوں کے ذریعے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اپنے جیسا بے حیا، جھوٹا اور بدکردار شخص باور کرایا جائے، ثم نعوذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا دیکھیے کہ اللہ، اس کے رسولوں اور اس کے دین کا مذاق اڑانے والے مرزا قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ، حصہ پنجم، صفحہ ۹۷ پر ایک شعر میں اپنے آپ کو اس قدر شرمناک گالی دی ہے کہ اسے نقل کرنے کی ہم میں ہمت نہیں۔ اس طرح ظالم خود اپنے ہاتھوں اپنی ذلت کا سامان ترکہ میں چھوڑ گیا۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ

❋ ہم اپنی کتابوں پر نہ تو کوئی قیمت وصول کرتے ہیں، اور نہ کسی پر ان کی طباعت و اشاعت کے سلسلے میں پابندی لگاتے ہیں۔ ❋

جنتیوں کا بُنیادی عقیدہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اِلٰہ نہیں جو خالق و مالک کہلائے جانے کا مُستحق ہو، عالم الغیب، حاضر وناظر مختارکل سمجھا جائے، نفع ونقصان جس کی مُٹھی میں ہو۔ حاجت روائی، مشکل کشائی، فریادرسی جس کی صفت ہو، اُٹھتے بیٹھتے جس کو پُکارا جائے، جس سے غائبانہ خوف کھایا جائے، اُمیدیں وابستہ کی جائیں، جس پر توکل کیا جائے واسطے اور وسیلے کے بغیر جس سے دُعائیں مانگی جائیں، جس کے حضور رکوع وسجدہ ہو، جس کے نام کی نذر و نیاز کی جائے، قانون سازی جس کا حق ہو، سب جس کے بندے اور محتاج ہوں۔ کسی کو اس پر زور یا زبردستی کا یارانہ ہو۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے اقرار کے معنی یہ ہیں کہ محمد ﷺ بشر اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، اُن کے قول وعمل کے سامنے کسی کا قول وعمل ہرگز قابل قبول نہ ہوگا، اور نبی ﷺ کے قول وعمل کی وہی تعبیر معتبر ٹھہرے گی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، قیامت تک سنت نبوی ﷺ زندگی کے ہر شعبہ میں سندِ آخر ہے اور ہر قسم کی بدعت قابل رَد۔ اِس عقیدہ کا مالک گناہ گار سے گناہ گار بندہ انجام کار جنت کی بادشاہی میں پہنچ کے رہے گا۔ (ان شاء اللہ)

اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا چاہے وہ دن میں ہزار نمازیں پڑھنے والا، ہر رات تہجد ادا کرنے والا صائم الدھر ہو۔